روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 16 اگست 2002ء 6 جمادی الثانی 1423 ہجری- 16 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 185

احوال وطن

آنحضرت ﷺ کے پاس مدینہ میں بنو غفار کا ایک شخص مکہ سے آیا تو حضرت عائشہؓ نے اس سے پوچھا کہ مکہ کا کیا حال ہے- اس نے کمال فصاحت و بلاغت سے مکہ کے میدانوں اور درختوں کا ذکر کیا- آنحضرت ﷺ نے سن کر فرمایا کہ تو نے ہمارے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے-

(المقاصد الحسنہ از عبدالرحمان سخاوی ص183 مکتبہ الخانجی مصر 1956)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ: 15 اگست حضور انور کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ:

لنڈن سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا علاج جاری ہے- اور مزید Consultant ڈاکٹر صاحبان کو بھی علاج میں شامل کیا گیا ہے- 8 اگست کو نیورولوجی کے ایک مشہور Consultant نے حضور کا معائنہ کیا ہے اور علاج کے سلسلے میں مشورہ دیا ہے- اسی طرح مزید ماہرین سے بھی علاج کیلئے رابطے اور مشورے جاری ہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت میں اب ٹھہراؤ کی کیفیت ہے- حضور اللہ کے فضل سے پانچوں نمازوں میں تشریف لاتے ہیں- نیز دفتر بھی باقاعدگی سے تشریف لا رہے ہیں-

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کی بحالی کیلئے اور کام کرنے والی لمبی عمر کیلئے دعا کرتے رہیں- نیز یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ علاج کرنے والے ڈاکٹر صاحبان کی خود راہنمائی فرماوے اور انہیں صحیح خطوط پر علاج کرنے کی توفیق بخشے- آمین

ربوہ میں یوم آزادی ملی جوش و جذبے سے منایا گیا

14 اگست 2002ء کو مرکز احمدیت ربوہ میں پاکستان کا 55 واں یوم آزادی پورے ملی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا- عمارتوں پر پرچم لہرائے گئے، بازاروں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا، گھروں اور عمارتوں پر خوبصورت چراغاں ہوا- تعلیمی اداروں اور دیگر تنظیموں نے مختلف پروگرام ترتیب دیئے- فضا ملی ترانوں سے گونجتی رہی- یوم آزادی کے حوالے سے 13 اگست کو روزنامہ الفضل نے خصوصی نمبر نکالا جب کہ دیگر رسالوں نے اگست کے شمارے میں خصوصی مضامین شائع کئے-

13 اگست کی رات 10 بجے ربوہ میں شدید بارش ہوئی اور بارش کا سلسلہ رات گئے تک وقفے وقفے سے جاری رہا جس کی وجہ سے یوم آزادی پر ربوہ میں موسم انتہائی خوشگوار تھا لیکن اس کے ساتھ برقی رو کے بار بار تعطل کے باعث شہریوں کو پریشانی کا سامنا رہا اور چراغاں میں بھی خلل پڑا-

گھروں اور بازاروں کی سجاوٹ

یوم آزادی کے موقع پر بچوں اور جوانوں نے سبز ہلالی پرچم اپنے گھروں پر لہرائے اور اپنی دوکانوں، بازاروں اور گھروں کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ سجایا- بچے اپنے سائیکلوں پر جھنڈیاں اور پرچم لہراتے ہوئے خوشیاں مناتے رہے- انجمن تاجران ربوہ کے تعاون سے اہل بازار نے اپنی دوکانوں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا-

خوبصورت چراغاں

13 اگست سے ہی ربوہ کے بازار، اہم عمارات اور کئی گھرانے رنگارنگ برقی قمقموں کی روشنی سے سج گئے- اہم جماعتی عمارتوں پر انتہائی خوبصورتی کے ساتھ چراغاں کیا گیا- بیت اقصیٰ کا منظر رات کو قابل دید تھا- ربوہ کے بازار اندھیرے میں انتہائی خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے- اس چراغاں کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں مرد و زن اور بچے ربوہ کی شاہراہوں پر آئے-

سیمینار و تقریبات

یوم آزادی کی مناسبت سے مختلف تعلیمی اداروں و تنظیموں نے پروگرام ترتیب دیئے- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں صبح نو بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی- جس کی صدارت ممتاز ماہر تعلیم مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے کی- انہوں نے قیام پاکستان کے وقت کے حالات اور تعلیم الاسلام کالج کے واقعات سنائے- ایک اور تعلیمی ادارے کی طرف سے بھی یوم آزادی کے حوالے سے صبح نو بجے علمی نشست ہوئی جس میں قیام پاکستان میں جماعت کی قربانیوں اور کردار پر طلبہ اور حاضرین کو آگاہ کیا گیا-

☆ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت بعد نماز مغرب دفتر مقامی کے ہال میں یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا- جس کی

باقی صفحہ 7 پر

ماہر امراض جلد کی آمد

✿ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب. ماہر امراض جلد مورخہ 18 اگست 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کرلیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

امتحان وظائف

✿ شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیر انتظام دونوں وظائف کا امتحان مورخہ 22 ستمبر 2002ء بروز اتوار صبح نو بجے تا بارہ بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہوگا-

(شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1922ء

23 جنوری حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب دعوت الی اللہ کے لئے مغربی افریقہ روانہ ہوئے۔

18 فروری مصر میں مشن قائم کرنے کے لئے محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور پہلے سال ہی ایک جماعت پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

23 فروری تا **2** مارچ حضور کا سفر لاہور۔

26 فروری حضور گنج مغلپورہ کی احمدیہ بیت الذکر دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

27 فروری شہزادہ ویلز جو بعد میں ایڈورڈ ہشتم بنے ہندوستان کے دورہ پر آئے۔ حضور نے ان کے لئے تحفہ شہزادہ ویلز کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو جماعت کے 32 ہزار سے زائد افراد نے ایک ایک آنہ فی کس جمع کر کے شائع کی۔ 27 فروری کو جماعت کے ایک وفد نے اسے شہزادہ کو پیش کیا۔ حضور نے اس کتاب میں عیسائی پادریوں کو لاعلاج مریضوں کے لئے قبولیت دعا کا چیلنج دیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا۔

27 فروری حضور نے احمدیہ انٹر کالجیٹ کے اجلاس میں ''روح کی نشاۃ ثانیہ'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

28 فروری دیال سنگھ کالج لاہور کے پرنسپل حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

مارچ حضور نے علماء کو تحقیق حق کے لئے تبادلہ خیالات اور مباہلہ کی دعوت دی۔

مارچ احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی قائم کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب 1939 تک اس کی کمان کرتے رہے۔

مارچ رسالہ تشحیذ الاذہان کو ریویو آف ریلیجنز اردو میں ضم کر دیا گیا۔

3 اپریل حضور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک تقریر کے جواب میں اشتہار دیا کہ ہم دونوں اپنے متبعین کو دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں۔ اس سے ہمارے متبعین کی اطاعت کا بھی اندازہ ہو جائے گا اور دین کو بھی فائدہ ہوگا۔

16,15 اپریل جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مجلس مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میں 52 بیرونی اور 30 مرکزی نمائندوں نے شرکت کی۔

اپریل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) نے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔

اپریل مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس کھولی گئی۔

اپریل حضور نے ایک سکیم کے ماتحت پنجاب کی اچھوت اقوام میں دعوت الی اللہ شروع کی جس کے نہایت خوشگوار نتائج نکلے۔ ابتداء میں یہ کام شیخ عبدالخالق صاحب کے سپرد ہوا۔

20 مئی قادیان سے انگریزی اخبار 'البشریٰ' کی اشاعت شروع ہوئی۔ اس کے ایڈیٹر اور مینیجر چوہدری غلام محمد صاحب تھے۔

مئی حضور نے حفظ قرآن کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ کم از کم 30 آدمی قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں۔

29 جون حضرت مسیح موعود کی غیر مطبوعہ کتاب تجلیات الٰہیہ شائع ہوئی۔

جون حضرت مسیح موعود کی غیر مطبوعہ کتاب منن الرحمان کی اشاعت۔

جون قادیان میں تقاریر کی مشق کے لئے ایک انجمن قائم ہوئی جس کے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے۔

یکم اگست حضور نے قرآن کے پہلے دس پاروں کے درس کا آغاز فرمایا جو ایک ماہ جاری رہا۔

14 اگست حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

اگست جماعت کی درخواست پر صوبہ بہار میں رمضان میں مسلمان قیدیوں کو مشقت سے مستثنیٰ کیا گیا اور نماز تراویح کے لئے حفاظ مہیا کئے گئے۔

11 ستمبر لیگوس نائیجیریا میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا قیام۔

25 دسمبر حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ پہلی صدر حضرت اماں جان اور پھر ام ناصر تھیں۔ پہلی سیکرٹری حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ تھیں۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ 28 دسمبر کو حضور نے نجات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ کل حاضری 9,8 ہزار تھی۔ خواتین کا جلسہ پہلی دفعہ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ہوا۔ 27 دسمبر کو حضور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ خطاب سے پہلے خواتین نے بیعت کی۔

دسمبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب تبلیغ ہدایت شائع ہوئی۔

متفرق

— حضرت مسیح موعود کی کتاب البلاغ کا اردو ایڈیشن شائع ہوا۔

سنت رسولؐ کے مطابق

حضرت مصلح موعود نے اپنے لخت جگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو حصول تعلیم کے لئے مصر روانہ فرمایا تو اپنی قلم سے انہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

تہجد غیر ضروری نماز نہیں۔ نہایت ضروری نماز ہے جب میری صحت اچھی تھی اور جس عمر کے تم اب ہو اس سے کئی سال پہلے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے گھنٹوں تہجد ادا کرتا تھا۔ تین تین چار چار گھنٹہ تک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو اکثر مد نظر رکھتا تھا کہ آپ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 486 دوست محمد شاہد۔ دسمبر 67ء۔ ادارۃ المصنفین ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی لمبی نمازوں کا ایک مشاہدہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رفیق حضرت مسیح موعود نے کیا۔ وہ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات بیت مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں بیت مبارک میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ

حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں!

آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟

تو آپ نے فرمایا کہ

میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا۔

یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 151 حضرت مرزا طاہر احمد صاحب۔ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ دسمبر 1975ء۔ طبع اول)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

"ایک دیسی امیر 'نووارد' پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں"

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کی تفاصیل

یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی جب کہ اس ابتلا کا نام و نشان نہ تھا

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط دوم

وزراء کا قتل

اس پس منظر میں دلیپ سنگھ کے ماموں جواہر سنگھ نے وزیراعظم بننے کی کوششیں شروع کیں۔ پہلے تو ناکامی ہوئی لیکن پھر انہوں نے فوج کو وزیراعظم ہیرا سنگھ کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ جب وزیراعظم نے دیکھا کہ فوج کے تیور بدل رہے ہیں تو لاہور سے بھاگ نکلے۔ فوج کو خبر ہوگئی چنانچہ ان کا پیچھا شروع ہوا۔ جب فوجی ان کے قریب پہنچتے تو ہیرا سنگھ کچھ روپے پھینک دیتے اور خالصہ فوج روپے لوٹنے میں مصروف ہوجاتی۔ لیکن یہ خزانہ کب تک وفا کرتا آخر کار ہیرا سنگھ اپنے ساتھیوں سمیت قتل کر دیئے گئے۔

اور جواہر سنگھ کو ملک کا وزیراعظم بنا دیا گیا۔ چونکہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کمسن تھے اس لئے اب جواہر سنگھ ہی سیاہ وسفید کے مالک تھے۔ لیکن سازشوں کا منحوس چکر ایک مرتبہ شروع ہو جائے تو مشکل سے ہی ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ جواہر سنگھ کے دشمنوں نے فوج کو بھڑکانا شروع کیا کہ وزیراعظم انگریزوں کے ساتھ سازباز کر رہا ہے۔ چنانچہ خالصہ فوج نے اپنے وزیر اعظم کو جواب طلبی کے لئے چھاؤنی میں بلایا۔ جواہر سنگھ نے اپنی جان بچانے کے لئے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو گود میں اٹھایا اور اپنی بہن رانی جنداں کو بھی ہمراہ لیا۔ جب وہ فوج کے نرغے میں پہنچے تو ایک فوجی نے ہاتھی پر چڑھ کر ان کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور ان کو اپنے بھانجے اور بہن کے سامنے قتل کر دیا گیا۔

یہ ہونہار خالصہ تھوڑے ہی عرصے میں اپنے دو وزیراعظم نگل چکی تھی۔ اب تجویز ہوئی کہ کشمیر سے مہاراجہ گلاب سنگھ کو بلایا جائے تا کہ وہ وزارت عظمیٰ سنبھالیں مگر گلاب سنگھ نے یہ خون خوار وزارت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ کوئی عقلمند وزیراعظم بننے کو تیار نہ تھا۔ مجبوراً رانی جنداں خود دربار کرتی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے نام پر احکامات جاری دیتے۔ تمام اراکین سلطنت سکھ فوج کے خوف سے لرزتے رہتے اور ہر دم کو دم آخری سمجھتے۔

انگریزوں سے پہلی جنگ

آخر تمام عمائدین سلطنت سر جوڑ کر بیٹھے کہ اس پیر تسمہ پا کا کیا علاج کیا جائے۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ اپنی فوج کو مشرقی سرحد پر انگریزوں سے لڑا کر کمزور کیا جائے تا کہ اس بلا کا کچھ سدباب ہو۔ ورنہ حالت یہ ہو گئی تھی کہ فوج کو جس رکن سلطنت کے متعلق اطلاع ملتی کہ اس کے پاس کافی دولت ہے تو اسے حکم نامہ جاری ہوتا کہ فوج کی یہ خدمت کرو ورنہ اپنی جان کی خیر مناؤ۔ اور یہ طمع دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔

چنانچہ فوج کو شالیمار باغ میں جمع کیا گیا اور بتایا گیا کہ انگریزوں نے پنجاب کی حکومت سے ہونے والے معاہدے توڑ دیئے ہیں اس لئے خالصہ فوج کو چاہئے کہ کمر ہمت باندھے اور انگریزوں کو سبق سکھائے۔ خالصہ بھی اتنی ذہین واقع ہوئی تھی کہ فوراً جوش میں آگئی اور نعرے مارنے لگی کہ انگریز کی کیا مجال کہ خالصہ کے مال کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔

چنانچہ فوجی دستے سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ ادھر انگریزوں کو بھنک آگئی کہ یہ غل غپاڑا کس وجہ سے کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ انگریزوں نے اشتہار تقسیم کیے کہ ہم معاہدے پر قائم ہیں اس لئے پنجاب کی حکومت حملہ نہ کرے۔ مگر سنتا کون تھا؟ دشمن سے مقابلہ تو بعد کی بات تھی۔ پہلے تو سکھ فوج راستے میں اپنے ملک کی املاک کو ہی لوٹتی گئی۔ آخر دریائے ستلج کو عبور کر کے انگریزوں سے لڑائیاں شروع ہوئیں۔ ہر جنگ میں یہ ہوتا کہ سکھ فوج بہادری سے لڑتی لیکن عین نازک موقع پر ان کے سردار غداری کر کے پیچھے ہٹ جاتے کیونکہ ان کا مقصد تو اپنی ہی فوج کو ذلیل کرنا تھا۔ پانچ جنگوں میں سکھ فوج کی کمر ٹوٹ گئی اور انہیں دریا سے پار دھکیل دیا گیا۔ بہت سے فوجی دشمن کا نشانہ بنے اور بہت سے ڈوب کر ہلاک ہوئے۔

آخر گلاب سنگھ انگریزوں کے سامنے حاضر ہوا اور معافی طلب کی اور وضاحت کی کہ فوج خودسر ہو چکی تھی اور کسی کے بس میں نہ تھی اور دلیپ سنگھ کم عمر اور قابل رحم ہے۔ یہ عذرات قبول کیے گئے۔ پنجاب کی حکومت پر ایک کروڑ کا جرمانہ ڈالا گیا۔ لیکن پتہ چلا کہ لوٹ مار کے بعد خزانے میں اتنی رقم ہی نہیں تھی۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ گلاب سنگھ کو کشمیر پر خودمختار راجہ تسلیم کیا جائے اور یہ رقم وہ ادا کریں۔

معاہدہ بھیرووال

جب یہ معاملات طے ہو گئے تو انگریزوں نے ارادہ کیا کہ وہ پنجاب سے نکل جائیں۔ لیکن اب ایک اور مشکل یہ آپڑی کہ مسلمان تو خیر مظالم کا نشانہ بنے ہوئے تھے لیکن سکھ وزراء اور عمائدین بھی اپنی ہی فوج کی لوٹ مار اور قتل وغارت سے اتنے خوف زدہ تھے کہ انگریزوں کے رخصت ہونے کا تصور ہی ان کے لئے روح فرسا تھا۔ چنانچہ لاہور دربار کی درخواست پر 16 دسمبر 1846ء کو انگریزوں سے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس کی رو سے جب تک مہاراجہ دلیپ سنگھ 16 سال کے نہیں ہو جاتے پنجاب کی حکومت ایک انگریز ریذیڈنٹ کے ماتحت رہے گی۔ اور اس کی نگرانی میں ایک کونسل حکومت چلائے گی۔ انگریزوں سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی فوج لاہور سے واپس نہ بلائیں تا کہ خالصہ فوج قابو میں رہے اور اس خدمت کے عوض 22 لاکھ روپے سالانہ انگریزوں کو ادا کرے گا۔ یہ معاہدہ معاہدہ بھیرووال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

انگریزوں کے عمل دخل کا آغاز

اب ایسٹ انڈیا کمپنی کے ریذیڈنٹ ہنری لارنس دربار میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ساتھ بیٹھتے اور ان کے نام سے فرمان جاری کرتے۔ تیج سنگھ کو وزیراعظم مقرر کیا گیا لیکن دلیپ سنگھ کی والدہ کو امور سلطنت سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا۔ رانی کے علاوہ فوج کی پنچائتیں بھی اب بیکار ہو گئیں۔ اختیار لارنس کے پاس تھا۔ مشورے وزراء سے لیے جاتے اور خالصہ اب نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ اور تو اور فوج کے ایک خاطر خواہ حصے کو فارغ کر دیا گیا۔ تیس مار خان خالصہ کو جب کھیتوں میں ہل چلانے پڑے تو مزاج ٹھکانے آئے۔

رانی جنداں وزیراعظم تیج سنگھ سے سخت نالاں تھیں اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے سازشیں کرتی رہتیں۔ جب بات عام ہونے لگی تو رانی کو اپنے بیٹے سے علیحدہ کر کے شیخوپورہ کے قلعہ میں بھجوا دیا گیا۔ اس طرح ماں بیٹا ایک طویل عرصے کے لئے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ رانی جنداں نظر بندی کی حالت میں تھیں لیکن پھر بھی انہوں نے ایک سازش تیار کی۔ کچھ ملازمین کے ساتھ مل کر یہ منصوبہ تیار ہوا کہ ایک دعوت میں انگریز افسران کو زہر دے دیا جائے لیکن وقت سے پہلے ہی اس سازش کا راز فاش ہو گیا چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ رانی کو اب پنجاب سے باہر منتقل کر دیا جائے۔ ان کی کوششیں الٹا نتیجہ پیدا کر رہی تھیں۔ اب ان کے نصیب میں بیٹے کو دیکھنا نہیں لکھا تھا۔ جب برسوں بعد ماں بیٹے کی ملاقات ہوئی تو ماں کی آنکھیں اس قابل ہی نہ تھیں کہ بیٹے کو صحیح طرح دیکھ سکیں۔ رانی جنداں کو بنارس روانہ کر دیا گیا۔

پنجاب میں بغاوت

اس کے ساتھ ہی پنجاب میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس کا آغاز اس طرح ہوا کہ ملتان کے گورنر مولراج کو واجبات کی ادائیگی پر مذاکرات کیلئے لاہور طلب کیا گیا۔ معاملات طے ہونے کے بعد دو انگریز افسروں کے ساتھ ملتان میں داخل ہو رہے تھے کہ حملہ کر کے ان انگریز افسروں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی لاشیں مسخ کی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی مولراج نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ گورنر جنرل نے پہلے تو کچھ پس وپیش کیا لیکن پھر ملتان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ ابھی یہ قضیہ ختم نہیں ہوا تھا کہ دوسرا مسئلہ ہزارہ میں کھڑا ہو گیا۔ یہاں کے گورنر چتر سنگھ کی بیٹی کی منگنی دلیپ سنگھ سے ہو چکی تھی۔ مہارانی کے رخصت ہونے کے بعد اب حکومت ہی دلیپ سنگھ کی والی وارث تھی۔ چتر سنگھ نے شادی کی تاریخ پر اصرار کیا تو انگریز ریذیڈنٹ نے اس معاملے کو موخر کر دیا۔ چتر سنگھ نے اس کو اپنی توہین سمجھا۔ جب اس کے تیور بدلنے لگے تو حکومت نے ہزارہ میں مسلمانوں کے فوجی دستے متعین کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ مسلمانوں کے ذہن میں سکھا شاہی کے مظالم کی یادیں

تازہ تھیں اور افسران کو یقین تھا کہ وہ کسی صورت میں سکھوں کو پھر زور نہیں پکڑنے دیں گے۔

یہ دیکھتے ہوئے چتر سنگھ نے ہزارہ میں کھلم کھلا بغاوت کر دی۔ جو سکھ فوجی پہلے فارغ کئے گئے تھے وہ اس کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔ اس طرح ایک لاکھ کی فوج اس کے پاس جمع ہوگئی۔ پورے پنجاب میں خبر گرم ہوگئی کہ خالصہ راج اب دوبارہ قائم ہونے والا ہے۔ چتر سنگھ کی افواج نے پشاور اور اٹک پر قبضہ کر لیا اور بڑھتے بڑھتے دریائے چناب کے کنارے تک قبضہ ہوگیا۔ یہ حالات دیکھتے ہوئے انگریزوں نے نواب بہاولپور کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ نواب صاحب کی افواج نے دریائے ستلج عبور کیا اور ملتان کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ دوسری طرف انگریزوں، مسلمانوں اور سکھ فوجیوں کے مشترکہ لشکر نے چتر سنگھ کے مقابلے کے لئے بڑھنا شروع کیا۔ اس فوج کے ایک افسر حضرت مسیح موعود کے والد حضرت مرزا غلام مرتضٰی بھی تھے۔ پنجاب کے مورخ سر گریفن نے چیفس آف پنجاب میں ان کے نمایاں کردار کا ذکر کیا ہے۔ اب جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا جو زیادہ تر دریائے چناب کے اردگرد لڑی گئی تھیں۔ پہلے ملتان میں طراج نے ہتھیار ڈالے اور پھر چتر سنگھ کی فوج کے ساتھ آخری معرکہ گجرات میں ہوا۔ دونوں طرف نہایت جوش سے لڑائی شروع ہوئی۔ ہزاروں آدمی مارے گئے۔ جب معرکے نے طول پکڑا تو خالصہ فوج میں تھکاوٹ کے آثار ظاہر ہوئے۔ مدمقابل فوج نے شدت کی گولہ باری شروع کی۔ سکھ بے انداز اسلحہ اور توپیں میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

پنجاب کا الحاق

یہ بغاوت سکھ راج کے مکمل خاتمہ کا موجب بنی انگریزوں نے پنجاب کو ہندوستان میں موجود اپنے علاقے سے ملحق کرنے کا فیصلہ کیا۔ گورنر جنرل ڈلہوزی نے ایک اعلان جاری کیا جس کے تحت باضابطہ طور پر مہاراجہ دلیپ سنگھ کی تمام ریاست کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری میں لے لیا گیا۔ باغی سرداروں کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔ مہاراجہ کی جائیداد تو لے لی گئی لیکن اس کے بدلے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چار سے پانچ لاکھ روپے سالانہ کی پنشن مقرر کی گئی۔ اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ دلیپ سنگھ کے ساتھ مہاراجہ کا لقب برقرار رہے گا۔ مگر شرط یہ تھی کہ دلیپ سنگھ انگریزی حکومت کے وفادار رہیں گے اور وہیں سکونت رکھیں گے جہاں یہ حکومت انہیں رکھنا چاہے گی۔ معاہدہ دلیپ سنگھ کے سامنے پیش ہوا اور ان کے دستخط لیے گئے۔ یہ لاہور دربار کا آخری دن تھا۔ اس طرح بالآخر پنجاب اور ملحقہ علاقوں سے سکھ حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ دلیپ سنگھ کمسنی میں ایک وسیع سلطنت کے تخت پر بیٹھے اور کمسنی میں ہی معزول کر دیئے گئے۔ کچھ عرصہ میں انہیں ماحول سے اندازہ ہوگیا کہ اب وہ پہلے کی طرح لوگوں کی نظروں کا مرکز نہیں رہے۔ ان کو ایک انگریزی ڈاکٹر لوگن (Login) کی سرپرستی میں دیا گیا اور پنجاب سے باہر منتقل کر کے گنگا کے کنارے ایک مقام فتح گڑھ بھجوایا گیا۔ یہاں پر ان کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ ظاہر ہے کہ انہیں سکھ مذہب کی تعلیم نہیں دی جا رہی تھی۔ ان کے گرد ماحول پر عیسائی خیالات کا غلبہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد دلیپ سنگھ نے سکھ مذہب چھوڑ کر عیسائیت کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کی اجازت سے مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بپتسمہ لیا۔

(Annexation of the Punjab page 35-67 -The book of readings on the history of the Punjab by Ikram Ali Malik page 170-177) History of the Punjab by Latif page 395-571)

انگلستان روانگی اور قیام

اب دلیپ سنگھ فتح گڑھ کی بور زندگی سے اکتا چکے تھے اور انگلستان جانا چاہتے تھے۔ چنانچہ 1854ء میں انہیں پورے اعزاز کے ساتھ کلکتہ سے رخصت کیا گیا۔ جب ان کا جہاز جبرالٹر کے سامنے سے گزرا تو کم عمر مہاراجہ کو توپوں نے سلامی دی۔ مئی 1854ء کو وہ انگلستان پہنچ گئے اور ان کی زندگی کا ایک اور باب شروع ہوا۔

مشرقی لباس، پگڑی اور موتیوں کی مالا میں ملبوس یہ لڑکا جو کبھی بادشاہ رہ چکا تھا لندن والوں کی دلچسپی کا مرکز بن گیا۔ ملکہ وکٹوریہ نے انہیں اپنے محل میں مدعو کیا۔ ملکہ کو یہ لڑکا بہت پسند آیا۔ چند ملاقاتوں کے بعد دلیپ سنگھ اور شاہی خاندان کے ذاتی تعلقات استوار ہوگئے۔ ان کے لئے ومبلڈن میں ایک گھر لیا گیا اور تعلیم کا سلسلہ پھر شروع ہوا۔ وہ یونیورسٹی میں پڑھنا چاہتے تھے لیکن اس کی اجازت نہ ملی۔ اس زمانے میں شاہی خاندان کے لوگ یونیورسٹی نہیں جاتے تھے۔ انہیں گھر پر ہی تعلیم دی جاتی تھی۔

کچھ عرصہ بعد وہ ایک مرتبہ پھر اکتا گئے تو انہوں نے درخواست دی کہ انہیں ہندوستان واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ ان کے سرپرستوں نے فیصلہ کیا کہ ہندوستان واپس جانے سے پہلے وہ یورپ کی سیر کریں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ 1857ء میں دلیپ سنگھ اپنے گارڈین ڈاکٹر لوگن اور ایک انگریز دوست کے ہمراہ یورپ کی سیر پر روانہ ہوگئے۔ وہ سوئٹزر لینڈ میں تھے کہ خبر ملی کہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ جنگ کے شعلے تو کچھ عرصہ کے بعد سرد ہوگئے لیکن اس کے ساتھ ان کی ہندوستان فوری واپسی کے امکانات بھی ختم ہوگئے۔ جب سفر سے لوٹے تو رفتہ رفتہ انگلستان کی دلچسپیوں نے انہیں جذب کرنا شروع کر دیا۔ انہیں سب سے زیادہ دلچسپی شکار سے تھی۔ شاہی خاندان کے افراد اور اونچی سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے شکار میں ان کے ساتھ شریک ہوتے۔ انگلستان کی زندگی ان کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ اپنے آبائی مذہب کو تو وہ پہلے ہی الوداع کہہ چکے تھے۔ اب ہندوستان سے ان کا تعلق ماضی کا قصہ بنتا جا رہا تھا۔

(Annexation of the Punjab page 69-75)

والدہ سے ملاقات

لیکن ایک تعلق تھا جو قدرت نے بنایا تھا اور اب تک قائم تھا ان کی والدہ اب تک زندہ تھیں انگریزوں نے انہیں پنجاب بدر کر کے بنارس میں نظر بند کر دیا تھا لیکن وہ وہاں سے بھیس بدل کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئیں۔ ہمالیہ کے راستے سے نکل کر نیپال پہنچیں اور کھٹمنڈو میں رہنے لگیں۔ بڑھاپے، بیماریوں اور مایوسیوں نے ان کی صحت برباد کر دی تھی اور ٹھیک طرح سے نظر بھی نہیں آتا تھا لیکن دل میں بیٹے کی یاد اسی طرح قائم تھی اور بیٹا بھی ابھی ماں کو بھولا نہیں تھا۔

دلیپ سنگھ نے نیپال میں موجود انگریز سفارت کار کے واسطے سے اپنی ماں سے رابطہ قائم کیا۔ اب انگریزی حکومت کو بھی ماں بیٹے کے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ بالآخر ماں بیٹا جنوری 1861ء کو تیرہ برس کے بعد پھر ملے۔ بیٹا جوان اور ماں بوڑھی ہو چکی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ ملاقات جذباتی ماحول میں ہوئی۔ جب کلکتہ کے ہوٹل میں ماں اور بیٹا ملے تو ماں کسی قیمت پر بیٹے سے علیحدہ ہونے کو تیار نہیں تھی۔ چنانچہ دلیپ سنگھ نے حکومت سے اجازت لینے کے بعد ماں کو اپنے ساتھ انگلستان لے جانے کا فیصلہ کیا۔

اس وقت بہت سے سکھ فوجی ایک مہم سے واپسی پر کلکتہ سے گزر رہے تھے۔ جب انہیں مہاراجہ دلیپ سنگھ کی موجودگی کی خبر ملی تو وہ جوش میں ان کے ہوٹل کے باہر جمع ہو کر نعرے لگانے لگے۔ یہ صورت حال دیکھ کر وائسرائے نے ان سے درخواست کی کہ وہ اگلے جہاز پر واپس انگلستان روانہ ہو جائیں اور بدلے کے طور پر ان کی والدہ کے ضبط شدہ جواہرات بھی لوٹا دیئے۔

اس طرح مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنی بوڑھی والدہ کو لے کر واپس انگلستان آگئے۔ اپنے پرانے وطن کے متعلق ان کے تاثرات اچھے نہیں تھے۔ ان کے مطابق پرانے ملازمین سوالات پوچھ پوچھ کر تنگ کرتے رہتے تھے، مقامی لوگ خوشامدی، جھوٹے اور دھوکہ باز تھے وغیرہ وغیرہ۔ مختصراً یہ کہ دلیپ سنگھ صرف قانوناً نہیں بلکہ فطرتاً بھی انگلستان کے شہری بن چکے تھے۔ لیکن ان کو علم نہیں تھا کہ آج جس شدومد سے وہ ہندوستان میں رہنے والوں کو جھوٹا اور دھوکے باز کہہ رہے تھے کچھ عرصہ بعد اس سے بھی زیادہ شدت سے وہ انگریزوں کو جھوٹا اور دھوکے باز کہہ رہے ہوں گے۔

دلیپ سنگھ کی والدہ

رانی جنداں اپنے وفادار ملازموں اور جواہرات کے ساتھ زندگی کے آخری دن گزارنے انگلستان آگئیں۔ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ نے ان کی رہائش کے لئے علیحدہ گھر لے دیا۔ اب مہارانی کی زندگی میں اپنے بیٹے کے ساتھ ماضی کو یاد کرنے کے علاوہ کوئی کشش نہیں تھی۔ لاہور کا دربار، اس کا رعب و دبدبہ، شاہی خزانے کی دولت وہ دیر تک یہ باتیں دلیپ سنگھ کے ساتھ کرتی رہتیں۔ موت سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے ایک اور بات اپنے بیٹے سے کہی، جو نیم انگریز بیٹے کے لئے ناقابل فہم تھی۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ جب وقت آئے گا تو حالات تمہیں مجبور کر دیں گے کہ تم وطن واپس جا کر اپنا تخت دوبارہ حاصل کرو۔ یہ سکھوں کے آخری گرو کی ایک پیشگوئی ہے جو ہمارے ہاں محفوظ چلی آ رہی ہے۔ دلیپ سنگھ نے اس پر یقین تو کیا کرنا تھا وہ تو اس پر صرف ہنس ہی سکتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ ہندوستانیوں کی ایک گھڑی ہوئی بات تھی۔

لیکن ان کے دوست اور سرپرست ڈاکٹر لوگن کی آنکھیں بہت کچھ دیکھ رہی تھیں۔ ان کی شخصیت آہستہ آہستہ بدل رہی تھی۔ ماں کا اثر رنگ لا رہا تھا۔ ان کے انگریز دوست احباب چاہتے تھے کہ کسی طرح انہیں اس اثر سے نکالا جائے۔ لیکن ان کی شخصیت میں واپسی کا عمل شروع ہو چکا تھا۔ کبھی وہ اس بات کا اظہار کرتے کہ ایک عیسائی کی حیثیت سے زندگی گزارنا انہیں مشکل محسوس ہو رہا ہے۔ کبھی وہ خط لکھتے کہ وہ پنجاب میں اپنی ضبط شدہ جائیداد کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اندر پرانی اور نئی شخصیت میں کشمکش کا آغاز ہو چکا تھا۔

ایک دن وہ سکاٹ لینڈ میں شکار کھیل رہے تھے کہ انہیں اپنی والدہ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ وہ ان کے پاس پہنچے۔ طبیعت ذرا بہتر تھی لیکن اگلے روز ہی رانی جنداں اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ لاہور دربار کی محلاتی سازشوں کی وہ ایک اہم راز دار تھیں۔ لیکن اس دربار کی یادیں ان کے جانے کے ساتھ ختم نہیں ہوئیں۔ اب یہ یادیں بیٹے کے دل میں سلگنا شروع ہوگئی تھیں۔

---

15 سال کی عمر سے

ایک دفعہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس عمر میں نماز باجماعت پڑھنی شروع کی تو فرمایا۔
نماز کے بارہ میں تو مجھے یاد نہیں البتہ تہجد کی نماز میں نے 15 سال کی عمر سے پڑھنی شروع کر دی تھی۔

دنیا میں سب سے

بڑا-لمبا............

چھوٹا-نیچا............

زیادہ............

کم............

پہلا............

سب سے بڑا پرندہ:۔

شتر مرغ (Ostrich) جو کہ شمالی امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ وزن تقریباً 156 کلوگرام، قد تقریباً 9 فٹ (2.7 میٹر)۔

سب سے چھوٹا پرندہ:۔

ہمنگ برڈ (Humming bird) لمبائی 2.25 انچ وزن 1.6 گرام۔

سب سے بڑا انڈہ:۔

شتر مرغ کا انڈہ، وزن 1.65 تا 1.87 کلوگرام، لمبائی 6 تا 8 انچ قطر 4 تا 6 انچ۔

زمین میں سب سے زیادہ موجود عنصر:۔

سلیکون (Silicon)۔

سب سے پستہ قد آدمی:۔

گل محمد (33 سالہ) جو کہ بھارت کے شہر دہلی کا رہائشی ہے، قد 22.5 انچ۔

سب سے لمبی عورت:۔

کینیڈا کی سینڈی ایلن (پیدائش شکاگو، امریکہ 18 جون 1955) قد 7 فٹ ساڑھے سات انچ انڈونیشیا کی مولیا جو کہ 7 فٹ پونے آٹھ انچ قد کے ساتھ اپریل 1988ء میں دنیا کی طویل القامت عورت قرار پائی تھی حقیقت میں اس کا قد 7 فٹ 6 انچ تھا۔

سب سے پہلی خاتون وزیراعظم:۔

مسز بندرانائکے (Mrs. Bandranaike) سری لنکا کی 1960ء تا 1965ء اور 1970ء تا 1977ء وزیراعظم رہیں۔

سب سے پہلی خاتون صدر:۔

ازبلا پیرون جو کہ اپنے شوہر اور ارجنٹائن کے صدر جوآن پیرون (Juan Peron) کی وفات کے بعد یکم جولائی 1974ء کو ارجنٹائن کی صدر بنیں۔

سب سے پہلی جمہوری طریقہ سے منتخب خاتون صدر اور سربراہ مملکت:۔

وگدیس فن بوگادوتر (Vigdis Finnbogadottir) آئس لینڈ کی صدر جو کہ 30 جون 1980ء کو پہلی مرتبہ آئس لینڈ کی صدر منتخب ہوئیں پھر دوسری مرتبہ 1984ء میں چار سال کے لئے اور تیسری مرتبہ 1988ء میں مزید چار سال کے لئے منتخب ہوئیں۔

کم عمر ملکہ:۔

ڈنمارک کی ملکہ مارگریٹ دوم، پیدائش 16 اپریل 1940ء۔

موجودہ طویل العمر ملکہ:۔

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ، پیدائش 21 اپریل 1926ء۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی پہلی خاتون صدر:۔

بھارت کی پنڈت وجے لکشمی، 1953ء۔

اقوام متحدہ کا پہلا سیکرٹری جنرل:۔

ناروے کے مسٹر ٹرگوی لائی (Trygve Lie) 1946ء تا 1953ء (جنوری 1946ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے)۔

قطب شمالی پر سب سے پہلا شخص:۔

امریکہ کا رابرٹ ایڈون پیری، 6 اپریل 1909ء

قطب جنوبی پر سب سے پہلا شخص:۔

ناروے (Norway) کے مسٹر آمنڈسن (Mr. Amundsen) 14 یا 16 دسمبر 1911ء کو۔

ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والا سب سے پہلا شخص:۔

نیوزی لینڈ کے جناب ایڈمنڈ ہلری (Edmund Hillary) جو اپنے گائیڈ نیپال کے شرپا تنزنگ کے ساتھ 29 مئی 1953ء کو چوٹی پر پہنچے۔

چاند پر سب سے پہلا آدمی:۔

امریکہ کا نیل آرمسٹرانگ (Niel Armstrong) 31 جولائی 1969ء کو امریکہ کے خلائی جہاز اپالو II کے ذریعے پہنچے۔

خلا میں سب سے پہلا آدمی:۔

روس کا یوری گیگارن (Yuri Gagarin) 12 اپریل 1961ء کو خلائی جہاز ووسٹک اول (Vostok1) میں سوار ہو کر۔ یوری 27 مارچ 1968ء کو فضائی حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔

سب سے لمبا ڈیم:۔

The Yacyreta-Apipe Dam، لمبائی 72 کلومیٹر (44.7 میل) یہ ڈیم ارجنٹائن اور پیراگوئے کی سرحد پر دریائے پارانا پر واقع ہے۔

خلا میں سب سے پہلا مسلمان:۔

سعودی عرب کا شہزادہ سلطان سلمان السعود۔ جون 1985ء میں امریکی خلائی شٹل ڈسکوری (Discovery) میں سوار ہو کر خلا میں پہنچے۔ دوران سفر شہزادہ سلطان نے پورے قرآن مجید کی تلاوت بھی کی۔

خلا میں سب سے پہلی خاتون:۔

روس کی جونیئر لیفٹیننٹ (اب لیفٹیننٹ کرنل) ویلنٹینا ولاڈی میروونا ٹریشکوفا، 12 تا 19 جون 1963ء کو ووسٹک ششم (Vostok 6) نامی خلائی جہاز کے ذریعے۔

طویل العمر خلا باز:۔

امریکی خلاباز وانس ڈی وو برانڈ (Vance De Voe Brand) جو کہ 59 سال کی عمر میں 2 دسمبر 1990ء کو امریکی خلائی شٹل کولمبیا پر خلا میں گیا۔

خلا میں سب سے پہلا جانور:۔

روسیوں کی بھیجی ہوئی کتیا لائیکا (Laika)۔

سب سے بڑا جنازہ:۔

بھارت کی ریاست مدراس کے وزیراعلیٰ سی این اندو رائے کا جنازہ (3 فروری 1963ء) جس میں تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ افراد نے شرکت کی۔

مصنوعی دل حاصل کرنے والا سب سے پہلا انسان:۔

ڈاکٹر بارنی بی کلارک (Dr. Barney B Clark) 2 دسمبر 1982ء کو امریکہ کی ریاست اتاہ (Utah) کے شہر سالٹ لیک (Salt Lake) کے اوتاہ میڈیکل سنٹر میں اپریشن ڈاکٹر ولیم سی ڈی ورائز (Dr. William C De Vries) نے کیا۔

انسانی دل کی منتقلی کا سب سے پہلا آپریشن:۔

3 دسمبر 1967ء کو جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن (Cape Town) کے ہسپتال (Groote Schuur) میں لوئس واشکنسکی (Louis Washkansky) نامی شخص کو منتقل کیا گیا۔ لوئس 18 دن زندہ رہنے کے بعد انتقال کر گیا۔

بدترین طوفان:۔

12 اور 13 نومبر 1970ء کو بنگلہ دیش میں دریائے گنگا کے ڈیلٹا اور جزیروں میں آنے والا طوفان جس میں تقریباً دس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔

بدترین سیلاب:۔

1931ء میں چین کے دریائے ہوانگ ہو (Hwang Ho) کا سیلاب جس میں تقریباً 9 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔

ہوائی جہاز کا بدترین حادثہ:۔

27 مارچ 1977ء کو نیدرلینڈ کے جزیرے Tenerife کے ہوائی اڈے پر KLM (نیدرلینڈ) اور پان ایم (امریکہ) ایئرلائنوں کے دو بوئنگ طیاروں کے آپس میں ٹکرانے سے پیش آنے والا حادثہ، اس حادثے میں 583 افراد ہلاک ہوئے۔ ایک ہی طیارے کا بدترین حادثہ جاپان کے طیارے بوئنگ 747 کو دوران پرواز ٹوکیو کے قریب 12 اگست 1985ء کو پیش آیا جس میں 520 افراد ہلاک ہوئے۔

سڑک کا بدترین حادثہ:۔

2 یا 3 نومبر 1982ء کو افغانستان میں واقع سالانگ سرنگ (Salang Tunnel) میں پٹرول ٹینکر کو آگ لگنے سے پیش آنے والا حادثہ جس میں 176 افراد ہلاک ہوئے لیکن مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق اموات کی تعداد 1100 تک ہو سکتی ہے۔

بدترین قحط:۔

1959ء تا 1961ء کے دوران چین کے شمالی حصہ میں پڑنے والا قحط جس میں تین کروڑ افراد ہلاک ہوئے۔

سب سے مہلک متعدی وبائی بیماری:۔

وبائی طاعون (Pneumonic form of Plague) اموات کی شرح 99.99، 1347ء تا 1351ء کے دوران اس بیماری سے سات کروڑ پچاس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اس وبا کو Black Death کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

بیسویں صدی کا تباہ کن زلزلہ:۔

27 جولائی 1976ء کو چین کے شمالی حصے میں آنے والا زلزلہ شروع شروع میں مرنے والے افراد کی تعداد 7 لاکھ پچاس ہزار بتائی گئی۔ لیکن 22 نومبر 1979ء کو چین کی خبر رساں ایجنسی نیو چائنہ نیوز ایجنسی (NCNA) نے یہ تعداد دو لاکھ بیالیس ہزار بتائی۔

انسانیت کا سب سے بڑا قتل عام:۔

1311-1340ء کے دوران منگول حکمرانوں کے ہاتھوں چینی کسانوں (Peasantry) کا قتل عام

جس میں تقریباً تین کروڑ پچاس لاکھ چینی کسان ہلاک کر دیئے گئے۔

سب سے بڑے کھیل:۔

اولمپک کھیلیں۔(Olympic Games) یہ کھیلیں ہر چار سال بعد منعقد ہوتی ہیں۔ چوبیسویں اولمپک کھیلیں 17 ستمبر تا 2 اکتوبر 1988ء کو جنوبی کوریا کے شہر سیول (Seoul) میں منعقد کی گئیں۔ روس نے ان کھیلوں میں سب سے زیادہ سونے کے تمغے جیت کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مشرقی جرمنی اور امریکہ نے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی پاکستان ان کھیلوں میں صرف ایک کانسی کا تمغہ جیت سکا۔ یہ تمغہ باکسر حسین شاہ نے باکسنگ کے مڈل ویٹ مقابلہ میں حاصل کیا۔

خلا میں سب سے پہلے مواصلاتی سیارہ بھیجنے والا اسلامی ملک:۔

پاکستان کو یہ اعزاز 14 جولائی 1990ء کو حاصل ہوا جب پاکستان نے بدر اول نامی مواصلاتی سیارہ چین کے راکٹ MARK2E پر Xi Chang نامی سٹیشن سے خلا میں چھوڑا۔

سب سے زیادہ مالیت کا سالانہ انعام:۔

نوبل انعامات 1992ء میں دیئے جانے والے ہر انعام کی مالیت 6500000 سویڈش کرونز تھی جو کہ 1.2 ملین ڈالر بنتی ہے۔ یہ انعامات مندرجہ ذیل موضوعات پر دیئے جاتے ہیں۔

1۔امن(Peace)
2۔فزکس(Physics)
3۔کیمسٹری(Chemistry)
4۔ادب(Literature)
5۔فزیالوجی و میڈیسن (Physiology-Medicine)
6۔معاشیات(Economics)

نوبل انعامات کا اجراء 1901ء میں ہوا لیکن معاشیات کا انعام 1968ء میں جاری ہوا۔

سب سے زیادہ فلم بینوں کا ملک:۔

چین 1986ء میں 21 ارب افراد نے سینما گھروں میں حاضری دی (21 فلمیں فی آدمی سالانہ)

سب سے مختصر آئین:۔

امریکہ کا آئین۔

سب سے زیادہ تعداد میں فلمیں بنانے والا ملک:۔

بھارت 1990ء میں 948 فلمیں بنائی گئیں۔

سب سے زیادہ سینماؤں والا ملک:۔

امریکہ (بیس ہزار سے زائد سینما گھر ہیں)۔

سینما نہ رکھنے والا ملک:۔

سعودی عرب۔

سب سے زیادہ تعداد میں اخبارات شائع کرنے والا ملک:۔

امریکہ۔

زمین سے دور دراز سیارہ:۔

پلوٹو (Pluto)۔

سب سے چھوٹا جمہوری ملک:۔

ناؤرو (Nauru) براعظم افریقہ۔

سب سے بلند ہوٹل:۔

ہوٹل ویسٹن سٹامفورڈ (Westin Stamford) بلندی 741.9 فٹ (226.1 میٹر) یہ 73 منزلہ ہوٹل ریفلز سٹی سنگاپور میں واقع ہے۔

ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب

مکرم حاجی محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ کا ذکر خیر

مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر الفضل کے برادر نسبتی مکرم حاجی محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ حال جرمنی مورخہ 28 مارچ 2002ء کو جرمنی میں وفات پاگئے مورخہ 6 اپریل کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ میاں محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت میاں اللہ دتہ صاحب آف نت کلاں گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔

1957ء میں چک چٹھہ میں دیہاتی مجالس کا اجتماع ہوا جس کے لئے آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ کا پیغام بھی حاصل کر کے اجتماع میں سنایا غالباً ہمارے ضلع میں یہ دیہاتی مجالس کا پہلا اجتماع تھا۔

غالباً 1960ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ کے قریب ہی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا سائباں لگا کر رات کو رہائش بھی وہاں ہی ہوتی تھی آپ تشریف لائے نمائش دیکھنے کے بعد مجھے کہنے لگے اس ٹھنڈی اچکن میں آپ کو سردی نہیں لگتی پھر خود ہی کہنے لگے کہ میری ہمشیرہ کی شادی فلاں تاریخ کو ہو رہی ہے آپ یعنی میں وہاں ضرور آؤں اس شادی پر برات محترم جناب آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء کی تھی خیر بندہ عاجز بھی وہاں پہنچ گیا تو واضح کے بعد ایک گرم اچکن لا کر مجھے پہنادی اور فرمایا آپ کو پسند ہے میں نے جواب میں عرض کیا کہ اس کی قیمت کتنی ہے دل میں سوچا اگر میری طاقت ہوئی تو لوں گا ورنہ واپس کر دوں گا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ اس کی قیمت بس دعا ہے جو آپ کر دیں بہرحال میری آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔

دوست پوچھتے کہ یہ اچکن کتنے کی بنی ہے ان کو کیا بتاتا کیوں کہ اس وقت ہمیں پچاس روپے الاؤنس ملتا تھا بس پوچھنے والوں کو عرض کرتا کہ اللہ نے ہی دی ہے۔ الحمدللہ

1973ء کے جلسہ سالانہ سے واپسی پر جب گوجرانوالہ کے احمدی ایک بس پر واپس جا رہے تھے بس کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں سات افراد وفات پاگئے ان میں آپ کی اہلیہ محترمہ اور چھوٹی بچی بھی شامل تھی جبکہ آپ اپنے بیٹے کے ساتھ ربوہ میں ہی تھے۔ اس اندوہناک واقعہ پر آپ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔

1974ء کے ابتلاؤں کے ایام میں گوجرانوالہ کے احمدیوں پر مخالفین کی طرف سے کئی قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ املاک کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ مکرم حاجی شریف صاحب کا بھٹہ کا کاروبار تھا۔ آپ کے بھٹہ میں آپ کے ٹریکٹر اور سامان کو آگ لگا دی گئی اور بہت نقصان پہنچایا گیا۔ بعد میں بھی آپ پر کئی مقدمات بنے جس کی وجہ سے آپ جرمنی چلے گئے جہاں آپ کے اکلوتے بیٹے محمد حنیف شمس صاحب مقیم تھے۔ وہاں آپ قاضی کے عہدہ پر خدمات بجالاتے رہے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کا بیٹا آپ کا جنازہ لے کر ربوہ آیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی وفات کے وقت آپ کی عمر 78 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند کرے۔

آمین

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

میرے بھائی عبدالقیوم مرحوم

میرے چھوٹے بھائی مکرم عبدالقیوم صاحب 12 جولائی 1936ء کو ایبٹ آباد میں محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت بابو عبدالغفور صاحب مرحوم پوسٹ ماسٹر کے بطن سے پیدا ہوئے اور مورخہ 12 جون 2002ء کو لندن میں وفات پاگئے۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ نہایت خوش اخلاق ملنسار اور نیک فطرت انسان تھے۔

عبدالقیوم مرحوم کے نانا جان مرحوم بہت نیک فطرت انسان تھے انہوں نے اپنی بیٹی فاطمہ بی بی کی پہلی شادی مکرم محمد امین خان صاحب مربی روس سے کی ان کی وفات کے بعد فاطمہ بی بی کی شادی ہمارے والد بابو عبدالغفور صاحب مرحوم سے ہوئی۔

ہمارے دادا جان شیخ محمد جعفر صاحب جو اپنے زمانہ میں بہت عالم اور بزرگ انسان تھے۔ انہوں نے اپنی آخری عمر میں ایک رات اپنے بچوں کو جگا کر چھت پر لے جا کر دکھلایا کہ دیکھو شہاب ثاقب کی بارش ہو رہی ہے اور حدیث کے مطابق اس زمانہ کے امام۔ یعنی امام مہدی۔ پیدا ہو چکے ہیں اس لئے جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی شخص نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو تم اس کی بیعت کر لینا کیونکہ میری زندگی کا اعتبار نہیں۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو حضرت والد صاحب قادیان گئے اور حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ اور دلی طور پر احمدیت قبول کی لیکن اپنی والدہ صاحبہ کے ڈر سے بیعت نہ کر سکے اور بعد میں خلافت ثانیہ کے دوران بیعت کی اور نہایت اخلاص اور محبت سے احمدیت کے فدائی ہونے کا ثبوت دیا اور قادیان میں ہی وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

عبدالقیوم صاحب مرحوم نے سیالکوٹ کے مرے کالج سے گریجویشن کی اور ٹاپ نمبر میں کامیاب ہوئے اور وظیفہ کے طور پر لندن داخلہ ملا قادیان سے فیبرک کی ٹریننگ کے لئے لندن آئے مگر یہاں آرکیٹیکٹ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسی کام کو ذریعہ معاش بنایا۔ اور آخری عمر تک یہاں کام کرتے رہے۔ زندگی کے آخری لمحات میں چند دن قبل ایک سیڑھی ان کے اوپر گر گئی اور آخری وقت میں ہارٹ اٹیک سے وفات ہوئی۔

17 جون کو بیت الفتوح لندن میں دو بجے دوپہر مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ووکنگ میں تدفین عمل میں لانے کے بعد مکرم منیر الدین احمد صاحب شمس نے قبر پر دعا کروائی۔ احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حاجی شبیر احمد صاحب گلشن بیکرز اینڈ سویٹ شاپ بالمقابل ایوان محمود ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 جولائی 2002ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام معیزہ انمول تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم چوہدری عبدالحمید جٹ صاحب کوٹ مومن والے کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی نصیر آباد ربوہ کی نواسی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنے تعمیری منصوبہ کیلئے ایک اسسٹنٹ سٹور آفیسر جو کہ ایف کام/بی کام ہو کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنے والے خواہش مند حضرات صدر محلہ/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں مورخہ 22- اگست 2002ء تک بھجوادیں۔

(صدر تعمیر کمیٹی معرفت وکالت مال ثالث تحریک جدید۔ربوہ)

حافظات کا اجلاس

سابق حافظات عائشہ دینیات اکیڈمی کا ماہانہ اجلاس مورخہ یکم ستمبر 2002ء بروز اتوار بوقت صبح 9 بجے ہوگا۔ تمام حافظات مقررہ وقت پر حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اعلان داخلہ

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے Paramedical ٹریننگ کورس کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 18-اگست 2002ء

فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور نے پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ پروگرام کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 11 اگست 2002-

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے فرنچ میں سرٹیفکیٹ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 11- اگست 2002ء-

یونیورسٹی آف پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز نے BA(Hons) ان مینجمنٹ سٹڈیز (آئی ٹی انٹینسیو) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے فارم 19 اگست کے بعد دستیاب ہونگے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان اور جنگ 11- اگست 2002ء

پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے ایم ایس سی کوالٹی مینجمنٹ اور PGD کوالٹی مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- اگست 2002ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 11- اگست 2002ء-

اسلام آباد انسٹیٹیوٹ آف سپیس ٹیکنالوجی گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد نے بیلچرز آف Aero Space Engineering بیلچر آف Communication System Engineering میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 11- اگست 2002ء- (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

صدارت مکرم مہتمم صاحب مقامی نے کی۔ ملی ترانوں کے علاوہ دو تقاریر رکھی گئیں۔ پہلی تقریر مکرم احمد محمد احسن صاحب نے "قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کردار" کے موضوع پر کی کہ کس طرح جماعت نے تحریک آزادی کے آغاز سے قیام تک اہم کردار ادا کیا۔ دوسری تقریر مکرم محمد محمود طاہر صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے "استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کا شاندار کردار" کے موضوع پر کی۔ اس میں جماعت کی معاشی، سفارتی، تعلیمی، طبی اور محاذ جنگ پر شاندار خدمات کا ذکر کیا گیا۔ اس علمی نشست میں ربوہ بھر سے 230 خدام نے شرکت کی۔ اسکے علاوہ کئی محلہ جات میں یوم آزادی پر جلسے منعقد ہوئے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

سائیکل ریس

یوم آزادی کے موقع پر خدام الاحمدیہ حلقہ دارالفضل غربی کی طرف سے آل ربوہ سائیکل ریس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ریس دارالصدر سے شروع ہو کر لالیاں اور لالیاں تا دارالصدر غربی تک رکھی گئی۔ ریس میں پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں خدام الاحمدیہ مقامی کے ہال میں یوم آزادی سیمینار کے اختتام پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے انعامات تقسیم کئے۔

اہالیان ربوہ نے یوم آزادی کے موقع پر اپنے ملی جوش و جذبہ کے اظہار سے ثابت کیا کہ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے اور ہم اپنے وطن کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور اس کی تعمیر و ترقی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہیں گے۔

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

حملوں کا خطرہ امریکہ نے پاک بھارت کشیدگی کو بدستور سنگین قرار دیتے ہوئے ممکنہ دہشت گردی کے پیش نظر اپنے شہریوں کو ایک بار پھر پاکستان کا سفر نہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

عراق پر ممکنہ حملہ کے نتائج سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے کہا ہے کہ عراق پر امریکی حملہ کی صورت میں بھارت پاکستان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے عراق کے صدر صدام حسین کو ہٹانے کی کوششوں کی حمایت کی۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق سابق امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی دوسرے ملکوں کے معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ عرب ممالک اور چین حملے کی مخالفت کریں گے اور امریکہ کو اسلامی ممالک کے سخت ردعمل کا سامنا کرنا ہوگا۔

برطانوی سیاست دانوں کی مخالفت برطانیہ کی سیاسی جماعتوں اور وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے قریبی ساتھیوں نے عراق پر ممکنہ فوجی کارروائی کی مخالفت کرتے ہوئے وزیر اعظم ٹونی بلیئر سے کہا ہے کہ وہ اس کارروائی میں برطانوی فوجوں کو بھیجنے اور امریکہ کا ساتھ دینے سے قبل عوام اور سیاست دانوں کو اعتماد میں لیں بصورت دیگر برطانوی افواج اس مہم میں حصہ نہیں لیں گی۔ اگر وزیر اعظم سیاسی اور عوامی حمایت حاصل کئے بغیر کوئی اقدام اٹھاتے ہیں تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہونگے۔ برطانوی کابینہ کے سابق وزیر پیٹر مینڈلسن نے روزنامہ ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے امریکی محکمہ دفاع پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ محکمہ خارجہ سے زیادہ چالباز ہے وہ ملے جلے پیغامات دے کر یورپ اور عالمی برادری کی حمایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

سعودی عرب کا انکار سعودی عرب نے ایران کی طرف سے جلاوطن کئے گئے القاعدہ کے سولہ مشتبہ ارکان کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم خود تفتیش کریں گے۔ مشتبہ افراد پر الزام ثابت ہونے کی صورت میں ملکی قوانین کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا۔

قطر میں امریکی فوجی اڈے کی توسیع سعودی حکومت کی طرف سے عراق پر حملے کیلئے اڈے فراہم کرنے سے انکار کے بعد امریکی حکومت نے قطر میں واقع فوجی اڈے کی توسیع کا کام ڈیڑھ ارب ڈالر کی بھاری رقم سے بڑی تیزی سے شروع کر دیا ہے۔ جہاں سے عراق پر حملہ کیا جائے گا۔ اس اڈے پر 121 مگ طیارے اور دس ہزار فوجی رکھے جائیں گے۔ ماہرین کے مطابق امریکی صدر بش نے عراق پر حملے کو آئندہ سال تک موخر کرنے کا اشارہ اس لئے دیا ہے کہ قطر میں امریکی اڈہ کی توسیع دسمبر تک مکمل ہوگی۔

شاہ عبداللہ اور سعودی ولی عہد کی ملاقات

اردن کے شاہ عبداللہ اور سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں دونوں لیڈروں نے امریکہ، عراق بحران اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال کے بارے میں تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے فلسطینیوں کے اسرائیلی فوج کے ہاتھوں قتل عام، ناکہ بندی، ان کی بنیادی سہولیات کی تباہی اور ان کے علاقوں میں اسرائیلی فوج کے حملوں کے معاملے پر غور کیا۔ انہوں نے دوسرے عرب اور اسلامی ممالک کی موجودہ صورتحال پر بھی بات چیت کی۔

آسمانی بجلی سے ہلاکتیں بھارتی ریاست اترآنچل میں آسمانی بجلی گرنے اور زمین کھسکنے سے مرنے والوں کی تعداد پچاس ہوگئی ہے۔ 18 لاشیں اب تک برآمد ہو چکی ہیں۔ یہ حادثہ لیری ضلع میں پیش آیا۔

مبصرین کا تحفظ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ پاک بھارت مبصرین کا تحفظ یقینی بنائیں۔ کشمیر سیز لائن پر پینتالیس مبصر تعینات ہیں جو اقوام متحدہ کی فوجی کمان کو رپورٹ کرنے کے پابند ہیں۔ انہیں کسی تیسرے فریق کو رپورٹ کرنے کا اختیار نہیں۔ 9 ممالک کے مبصرین غیر مسلح ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ بھیم سنگھ نے الزام لگایا تھا کہ اقوام متحدہ کا فوجی مبصر گروپ آئی ایس آئی کے آلہ کار پر کام کر رہا ہے اقوام متحدہ کے مبصرین نے پاکستان کو حساس معلومات فراہم کرنے کا الزام مسترد کر دیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بے بنیاد رپورٹوں سے مبصرین کا تحفظ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

کولمبیا میں ایمرجنسی نافذ کولمبیا کے نئے صدر نے ملک کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر غیر معینہ مدت کیلئے ایمرجنسی نافذ کر دی ہے۔ ایمرجنسی باغیوں اور فوج کے درمیان کئی روز کی جھڑپوں کے بعد لگائی گئی ہے نئے صدر نے گزشتہ بدھ کو حلف اٹھایا تھا۔ انہوں نے ہنگامی حالت کا اعلان کابینہ کے اجلاس کے بعد کیا۔

امن فوج کی تعیناتی کا مطالبہ عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور فلسطین میں بین الاقوامی امن فورس کی تعیناتی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی برادری اسرائیل اور فلسطین کے مابین بامقصد مذاکرات اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے کردار ادا کرے اور رکاوٹیں دور کی جائیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	16-اگست	زوال آفتاب :	1-13
جمعہ	16-اگست	غروب آفتاب :	7-54
ہفتہ	17-اگست	طلوع فجر :	5-03
ہفتہ	17-اگست	طلوع آفتاب :	6-32

الیکشن لڑنے والے وزراء کو مستعفی ہونا پڑے گا الیکشن کمیشن نے ایک بار پھر وفاقی اور صوبائی وزراء سے کہا ہے کہ وہ عام انتخابات میں حصہ لینے کیلئے الیکشن مہم شروع کرنے سے قبل عہدوں سے استعفیٰ دیں- چیف الیکشن کمشنر کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں بعض وزراء کے ان بیانات کا سخت نوٹس لیا گیا- جس میں کہا گیا تھا کہ ایسا کوئی قانون نہیں کہ الیکشن لڑنے کیلئے وزارت سے مستعفی ہونا ضروری ہے- الیکشن کمیشن نے واضح کیا کہ الیکشن لڑنے کے لئے وزراء کو مستعفی ہونا پڑے گا- الیکشن کمیشن نے یہ بھی اعلان کیا کہ ملک بھر کے ریٹرننگ افسروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ گورنروں اور وزراء کے مستعفی ہونے تک کاغذات نامزدگی وصول نہ کریں اور اس وقت تک قومی وصوبائی اسمبلی اور سینٹ کے الیکشن کیلئے کاغذات نامزدگی وصول نہ کریں-

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فتح کا آغاز ہوگیا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ مذہبی انتہا پسند گمراہ مجرم ہیں- چند لوگ اسلام کی من مانی تشریح اور عیسائی اقلیت پر حملے کرکے دنیا میں پاکستان کا تشخص خراب کر رہے ہیں- مسیحی سکول اور ہسپتال کے تمام ملزم گرفتار یا ہلاک کر دیئے گئے ہیں- دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فتح کا آغاز ہو گیا ہے- حکومت نے مختصر مدت میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنائی ہے-

55واں یوم آزادی جوش و جذبے سے منایا گیا پاکستان آزاد کشمیر میں 55واں یوم آزادی جوش و جذبے سے منایا گیا- وفاقی، چاروں صوبائی دارالحکومتوں اور مظفر آباد میں 31 اور 21`21 توپوں کی سلامی سے دن کا آغاز ہوا- سکولوں میں خصوصی تقریبات منعقد کی گئیں- وفاقی دارالحکومت میں روایات سے ہٹ کر جناح کنونشن سنٹر میں یوم آزادی کی سب سے بڑی تقریب منعقد ہوئی- اس میں صدر مملکت، وفاقی کابینہ، اہم فوجی اور سول حکام اور سفارتکاروں کی بڑی تعداد نے خصوصی شرکت کی- کراچی میں یوم آزادی کے موقع پر امن وامان کی صورتحال برقرار رکھنے کیلئے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے-

پاکستان میں تخریب کاری کے بھارتی خفیہ منصوبے کا انکشاف بھارتی خفیہ ایجنسی را اور بھارتی ملٹری انٹیلی جینس نے پاکستان میں تخریب کاری کیلئے خفیہ منصوبہ تیار کیا ہے- جس کے تحت پاکستانیوں، افغانیوں اور مخصوص کشمیری باشندوں کو تربیت دے کر پاکستان میں تخریب کاری اور دہشت گردی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے- پاکستان کو ملنے والی رپورٹوں کے مطابق اس مقصد کیلئے نئی دہلی میں زمرد پور کے قریب لجپت نگر میں ایک تربیتی کیمپ بھی قائم کیا گیا ہے- جہاں نہ صرف بھارتی بلکہ اسرائیلی فوجی حکام بھی ان نوجوانوں کو تخریب کاری اور دہشت گردی کی تربیت دیں گے- تربیت کے بعد ان نوجوانوں کو افغانستان کے راستے پاکستان میں داخل کیا جائے گا- رپورٹ کے مطابق بہت سے افراد نے اس کیمپ سے تربیت مکمل کر لی ہے اور ان کے مکمل کوائف بھی منظر عام پر آچکے ہیں-

پاکستان نے سری لنکا کو 28 رنز سے شکست دے دی مراکش کے شہر طنجہ میں کھیلے جانے والے تین قومی کرکٹ ٹورنامنٹ کے ایک میچ میں پاکستان نے سری لنکا کو 28 رنز سے شکست دے دی- پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 27 رنز بنائے جس کے جواب میں سری لنکا مقررہ 50 اوورز میں صرف 251 رنز بنا سکی-

راولپنڈی میں پولیس کا سخت ایکشن پنجاب کی ہدایت پر راولپنڈی کی ضلعی حکومت اور پولیس کی بھاری نفری نے ڈنڈے کے زور پر جماعت اسلامی، مسلم لیگ (ن) پیپلز پارٹی اور شیخ رشید احمد کو جشن آزادی کے موقع پر جلسے کرنے سے روک دیا- اس سلسلے میں ان جماعتوں کی طرف سے کئے گئے انتظامات بھی درہم برہم کر دیئے-

قراقرم ایکسپریس کا افتتاح راولپنڈی ریلوے سٹیشن میں قراقرم ایکسپریس کا افتتاح ہوگیا- لیکن صدر مملکت اس افتتاح کے لئے سٹیشن نہ پہنچ سکے- وزیر مواصلات نے بتایا کہ صدر ناسازی طبع کی وجہ سے نہ آسکے جبکہ بعض ذرائع نے صدر کی ریلوے سٹیشن پر عدم آمد کی وجہ سیکیورٹی مسائل بتائے ہیں وفاقی وزیر ریلوے نے خود قراقرم ایکسپریس کو سبز جھنڈی ہلا کر لاہور روانہ کیا- چینی ٹیکنالوجی سے تیار کردہ بوگیوں پر مشتمل قراقرم ایکسپریس حکومت کا ایک انقلابی قدم ہے اس سے ریلوے کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہوگا-

پنجاب میں شدید بارش صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں مین زبردست موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے ان شہروں کے نشیبی علاقوں کو سخت مشکلات کا شکار کر دیا ہے- سڑکوں اور گلیوں میں پانی کھڑا ہو گیا ہے- محکمہ موسمیات کے مطابق مون سون کے علاوہ مغرب سے آنے والے ہوا کے کم دباؤ کی وجہ سے بارشوں میں اضافہ ہو گیا ہے ہوا کا ایک اور کم دباؤ اس وقت علاقے پر پہنچ چکا ہے اور شمالی علاقہ جات، کشمیر اور پنجاب میں آئندہ 48 گھنٹوں میں مزید بارشیں ہونے کی توقع ہے- ربوہ اور گردونواح میں بھی چند دنوں سے موسلا دھار بارشیں ہو رہی ہیں- گزشتہ روز بھی دن کے وقت بارش کا سلسلہ جاری تھا- اس طرح گہرے بادلوں اور مسلسل بارش سے درجہ حرارت میں خاص کمی واقع ہوگئی ہے-

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنے سکول کیلئے بی-اے/بی-ایس سی ایم-اے/ایم ایس سی لیڈیز ٹیچرز کی ضرورت ہے اسی طرح بطور آیا کام کرنے والی خواتین کی بھی ضرورت ہے- انٹرویو 23-اگست بروز جمعہ صبح 9 بجے ہوگا- اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست اور تعلیمی اسناد ہمراہ لاویں-

پرنسپل کڈز وزڈم ھاؤس PH:212745

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کاز وچی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

پروپرائٹر: - غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان 213649 فون رہائش 211649

آپکی خدمت میں پیش پیش

ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد اور سب سے قدیمی ادارہ

پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930

الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

سبز چائے- سرنگت، لذت اور ذائقہ میں لاجواب پشاوری قہوہ

کینیا کوالٹی نمبر 1 چائے

کینیا چائے کے ساتھ کریانہ اور جنرل سٹور کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

نواز شاپنگ ہاؤس

11 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 212733

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

دلہن جیولرز

ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے-

Dulhan Jewellers

1-Gold Palace,Defence Chowk,
Main Boulevard, Defence
Society, Lahore Cantt.
Tel:042-6684032 Mobile:0300-9491442

پروپرائٹر: میاں صغیر اینڈ برادرز

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور سکول یونیفارم: (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کیلئے-)

شہزاد گارمنٹس

محسن بازار، اقصیٰ روڈ- ربوہ- فون: 212039

فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے-

الفیصل پلازہ- بنگالی گلی- کیپٹ روڈ- لاہور فون 7230801-7210154

طالب دعا= ملک منور احمد

Email:omertiss@shoa-net

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61